ڈیبٹ کارڈ پر ملنے والے ڈسکاؤنٹ کا شرعی حکم

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

میرا ایک میزان بینک کا کرنٹ اکاؤنٹ ہے، جس کا پلاٹینم ڈیبٹ کارڈ ہے، سوال یہ ہے کہ بینک کی طرف سے اکثر ڈسکاؤنٹ آفرز آتی رہتی ہیں، آن لائن شاپنگ (دراز، فوڈ پانڈہ) پر 10%، کبھی 30%، کبھی کھانے پر جاکر ڈسکاؤنٹ جیسے کباب جیز وغیرہ پر 50% آف، کسی ریسٹورنٹ پر 25% آف، کبھی ایسی آفرز بھی آتی ہیں جس میں میزان بینک کے سلور اینڈ گولڈ ڈیبٹ کارڈ پر 10% آفر ہوتی ہے، جبکہ میرے پلاٹینم پر 25%۔

ایسی آفرز اور ڈسکاؤنٹ لینا اسلام میں جائز ہے؟ میرا میزان بینک (اسلامک بینک) ہے، اسی طرح کوئی آفر اگر یو بی ایل بینک میں ہو جو کہ اسلامک بینک نہیں ہے تو اس کا بھی بتادیں کہ ایسی صورت میں بینک کے ڈیبٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ لینا جائز ہے یا نہیں؟ مستفتی: کاشان گلفراز

الجواب حامدًا ومصلیًا

ڈیبٹ کارڈ کے استعمال پر ملنے والی رعایت (ڈسکاؤنٹ) کی چند صورتیں ہیں:

❶: اگر ڈسکاؤنٹ کی رقم بینک بھرتے ہیں تو یہ ناجائز اور حرام ہے، کیوں کہ یہ رعایت بینک کی طرف سے کارڈ ہولڈر کو اپنے بینک اکاؤنٹ کی وجہ سے مل رہی ہے جو شرعاً قرض کے حکم میں ہے اور جو فائدہ قرض کی وجہ سے حاصل ہوتا ہے، وہ سود کے زمرے میں آتا ہے، نیز بینک سودی رقم سے اس کو ادا کرے گا، اس لیے بھی اس سے استفادہ جائز نہیں ہوگا۔ ہندیہ میں ہے:

’’أهدى إلى رجل شيئًا أو أضافه، إن كان غالب ماله من الحلال، فلابأس إلا أن يعلم بأنه حرام، فإن كان الغالب هو الحرام ينبغي أن لايقبل الهدية.‘‘

(فتاویٰ هنديه، كتاب الكراهية، الباب الثاني عشر في الهدايا والضيافات، ج:٥، ص:٣٤٢، ط:دار الفكر)

❷: اور اگر یہ ڈسکاؤنٹ ادارے کی جانب سے ہے جہاں سے کچھ خریدا گیا ہے یا کھانا کھایا گیا ہے، تو اس صورت میں یہ رعایت حاصل کرنا جائز ہے، کیونکہ یہ اس ادارے کی طرف سے تبرُّع واحسان ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ''بدائع الصنائع'' میں ہے:

''للمالك أن يتصرف في ملكه أي تصرف شاء.'' (کتاب الدعویٰ، ج:٦،ص:٢٦٤، ط:سعید)

❸: اگر یہ ڈسکاؤنٹ دونوں کی جانب سے ہو، تو بینک کی طرف سے دی جانے والی رعایت جائز نہیں ہوگی اور اس سے استفادہ کرنا جائز نہیں ہوگا اور ادارے کی طرف سے دی جانے والی رعایت جائز ہوگی، لیکن حرام اور حلال مخلوط ہونے کی صورت میں اجتناب کرنے میں عافیت ہوگی۔

❹: اگر یہ ڈسکاؤنٹ نہ تو بینک کی طرف سے ہو اور نہ ہی جس ادارے سے خریداری ہوئی ہے اس کی طرف سے ہو، بلکہ ڈیبٹ کارڈ بنانے والے ادارے کی طرف سے ہو، تو اگر اس ادارے کے تمام یا اکثر معاملات جائز ہوں اور ان کی آمدن کل یا کم از کم اکثر حلال ہو تو اس صورت میں ڈسکاؤنٹ سے مستفید ہونے کی اجازت ہوگی۔

❺: اور اگر معلوم نہ ہو کہ یہ رعایت کس کی طرف سے ہے، تو پھر اجتناب کرنا چاہیے۔

مسلم شریف میں ہے:

''عن النعمان بن بشيرؓ، قال: سمعته يقول: سمعتُ رسولَ الله ﷺ يقول: -وأهوى النعمان بإصبعيه إلى أذنيه- إن الحلال بين، وإن الحرام بين، وبينهما مشتبهات لايعلمهن كثير من الناس، فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه، وعرضه، ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام، كالراعي يرعى حول الحمى، يوشك أن يرتع فيه، ألا وإن لكل ملك حمى، ألا وإن حمى الله محارمه، ألا وإن في الجسد مضغةً، إذا صلحت صلح الجسد كله، وإذا فسدت فسد الجسد كله، ألا وهي القلب.'' (صحيح مسلم، ج:٣، ص:١٢١٩، ط:دار إحياء التراث العربي)

فقط واللہ اعلم

الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	نوشاد علی
	الجواب صحیح	تخصصِ فقہِ اسلامی
	محمد عبد القادر	جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....